السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص جوکہ شادی شدہ ہے جواس کی بیوی ماہواری سے ہوتی ہے یاڈلیوری سے فراغت کے بعد سوا مہینہ یاچالیس دن تک وہ اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرسکتا۔ یابیمار ہوتی ہے یا شہر سے باہر گئی ہوئی ہوتی ہے۔ ان (۱) دنوں میں آدمی کواگر بہت زیادہ خواہش ہوتووہ اس سلسلہ میں کیا کرے ؟ صرف شرعی لحاظ سے مسئلہ کااگر کوئی حل ہے توبتادیں۔ سائل دو بیویوں کا خرچہ برداشت نہیں کرسکتا۔

(شروع کے زمانہ اسلام میں لونڈی رکھنے کارواج تھالیکن آج کے معاشرتی ماحول میں کیالونڈی رکھی جاسکتی ہے ؟اس کا طریقۂ کارکیا ہوگا۔ (محمدفوزالکبیر) (۲۵اگست،۱۹۹۵ء (۲)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے شخص کوچاہیے کہ کثرت سے روزے رکھے۔ حدیث میں ہے (۱):

’یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ، فَلْیَتَزَوَّجْ، فَإِنَّہُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَہُ وِجَاءٌ۔‘ (صحیح البخاری، بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ البَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ ... الخ، رقم: ۵۰۶۶، صحیح مسلم، بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّکَاحِ لِمَنْ تَاقَتْ نَفْسُہُ إِلَیْہِ... الخ، رقم: ۱۴۰۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ جوکوئی تم میں سے طاقت رکھتا ہوا ُسے چاہیے کہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح کرنا نظر نیچی رکھنے کا اور ستر کی حفاظت (بدکاری سے بچنے) کا بہترین ذریعہ ہے۔ ’’اور جو طاقت رکھے ‘‘پس اس کوروزے رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ روزہ رکھنا (گویا) اس کے لیے خصی کرنا ہے۔ ‘‘یعنی جس طرح خصی کرنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے بھی کمی آجاتی ہے۔

شرعی اصطلاح میں لونڈیوں کا اطلاق غالباً کفار کی ان عورتوں پر ہوتا ہے جو دورانِ لڑائی مسلمانوں کے ہاتھ لگتی ہیں۔ آج کے دور میں منظم جہاد کے فقدان کی بناء پر یہ شئے مفقود ہے۔ (۲)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 239

محدث فتویٰ